AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

کامیاب زندگی کا حقیقی معیار...؟

سلسلة منبر الحكمة

232

بتاریخ:08 جنوری 2021

بمطابق:٢٣ جمادی الاولیٰ ١٤٤٢ ھجری

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

① ......زندگی کا نصب العین....کامیابی کی بنیاد
② ......کامیاب زندگی کے اسباب واعمال
③ ......کامیاب زندگی کا حقیقی معیار
④ ......مثبت سوچ اور احسن اختیار کیجئے
⑤ ......حقیقی خوشی اور عارضی خوشی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقّ ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلَہٗ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

ارشادِباری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ [القصص:83]

﴿مَنْ یُّصْرَفْ عَنْہُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَہٗ وَ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ﴾ [الانعام:16]

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا * اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا﴾ [الشرح:4،5]

تمھید

زندگی کا مقصد اور نصب العین انسانی سوچ کی عکاسی کرتا ہے، اسی سے انسان چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے۔ کائناتِ رنگ و بو میں اربوں مخلوقات ہیں، سب کسی خاص مقصد کے تحت معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ لہٰذا اشرف المخلوق ہونے کے ناتے انسان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ کام بھی اشرف اور احسن ہی کرے۔

دنیا کی ہر ناکامی اور کامیابی ہمیشہ کے لیے نہیں، دونوں صورتوں میں چندروزہ پریشانی یا آسانی ہے اور پھر اس کے بعد ابدی زندگی ہے جو اِس زندگی کے عمال کے نتیجے میں دائمی آسانی کے ساتھ یا پھر ہمیشہ کے عذاب کے ساتھ۔

ہم میں سے ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ دنیا کی زندگی محدود ہے اور یہاں جو بھی ذی روح پیدا ہوا ہے، وہ گزرتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے ہر لمحے کے ساتھ اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔لیکن ہم لوگ دنیا کی رنگینی میں اتنے مگن ہوئے ہیں کہ موت اوراس کے بعد والی زندگی کے بارے کبھی سوچتے ہی نہیں۔ دنیوی زندگی کے شب وروز میں ہمیں اپنی اصل کامیابی کا کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ اگر آخرت میں ناکام ہوگئے تو پھر ہمارا انجام کیا ہوگا.....؟

زندگی کا نصب العین...کامیابی کی بنیاد

کامیابی کا معیار کیا ہے؟ جس تک پہنچ کر انسان کو اطمینان نصیب ہو کہ اُس نے منزلِ مقصود اور گوہرِ مطلوب کو پا لیا ۔کیا کامیابی کا معیار پیسہ،عزت،شہرت،عشق ومحبت میں کامیابی،اعلیٰ منصب اور جاہ وجلال کو پالینا ہے؟

حالانکہ یہ سب کچھ بھی آسانی سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ بہت مشکلات،مصائب اور تکالیف کے بعد ملتا ہے۔لیکن جس انسان کا یہی کچھ نصب العین ہو، وہ انتہائی پست فکر اور مفاد پرست ہے، وہ کبھی اپنے بھائی،قوم اور ملک وملت کے مفاد کو مقدم نہیں رکھتا۔ایسا انسان اخلاقی طور پر پست ترین اور اپنی ذات کے خول سے باہر نہیں نکلتا۔

کیا یہ سب حاصل کر لینے کے بعد انسان مطمئن اور کامیاب ہو کر بیٹھ جاتا ہے؟ بالکل بھی نہیں۔فرض کریں اگر یہی بات ہے تو جس چیز کو انسان کامیابی کا معیار سمجھتا ہے،اسے حاصل کرنے کے بعد پھر کھوجانے سے کیوں ڈرتا ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے کس چیز کو حقیقی کامیابی اور زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے:

﴿مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ﴾ [الانعام:16]

”جس شخص سے اس دن عذاب ہٹالیا گیا تو یقیناً اللہ نے اس پر رحم کردیا اور یہی کھلی کامیابی ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ [اٰل عمران:185]

”جو (قیامت کے روز) آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا، وہ کامیاب ہوگیا۔“

☆......اپنے آپ سے پوچھیے! جس طرح ہم دنیوی کامیابی کے لیے محنت ومشقت کرتے ہیں کیا اِسی طرح آخرت کے لیے بھی تگ ودو کرتے ہیں؟ جس طرح دنیا میں کوئی کامیابی بغیر کوشش اور محنت کے حاصل نہیں ہوسکتی اسی طرح آخرت میں بھی نیک اعمال کیے بغیر کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ [العنكبوت:69]

”اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں پوری کوشش کی ہم ضرور ہی انھیں اپنے راستے دکھادیں گے۔“

☆......کیا ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے اور جن لوگوں نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نافرمانی میں گزاردی ہو! دونوں برابر تصور کیے جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۞ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ﴾ [القلم:35]

''تو کیا ہم فرماں برداروں کو جرم کرنے والوں کی طرح کردیں گے؟ کیا ہے تمھیں، تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

کامیاب زندگی کے اسباب

بلا شبہ کافر دنیا اور آخرت کے حقیقی نفع اور خسارے سے ناآشنا ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان اور آخرت کا عقیدہ فلاح و کامیابی کی بنیاد اور سارے اعمال کی جہت متعین کرتا ہے۔عقیدہ درست نہ ہونے کی وجہ سے ساری زندگی اضطراب اور دلی بےسکون کا شکار رہتی ہے۔

ذیل میں کامیاب زندگی کے حقیقی معیار اور اسباب کو ذکر کیا جاتا ہے:

①......اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے شروع میں ہی کامیاب اور متقی لوگوں کی خوبیاں ذکر فرمائی ہیں، غیب پر ایمان رکھنے، نماز کی پابندی کرنے، اللہ کے دیئے میں سے خرچ کرنے، قرآن اور پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے اور آخرت کے دن پر یقین کرنے والوں کے متعلق کامیابی کی خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [البقرة:05]

''یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔''

②......گناہوں سے توبہ، ایمان اور عمل صالح دراصل کامیابی کی ضمانت ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ﴾ [القصص:67]

''پس وہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا، سو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔''

③......کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر، فلاح دارین اور دلی سکون کا باعث ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة:10]

''اور اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

④...... اپنے نفس کو درست عقیدہ اور عمدہ اخلاق سے مزین کرنا اور برے اخلاق سے بچانا، کامیابی کے لیے ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۞ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾ [الشمس:9، 10]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا۔اور یقیناً وہ نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔‘‘

⑤......مال ودولت اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کوخرچ کرنے سے کامیاب زندگی کی بشارت دی گئی ہے:

﴿وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [التغابن:16]

’’اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیے جائیں سو وہی کامیاب ہیں۔‘‘

کامیاب زندگی کا حقیقی معیار

منافق اور کمزور ایمان والے مسلمان ،کفار ومشرکین کے پاس دنیوی آسائش، ظاہری چمک ودمک، بود وباش اور نعمتیں دیکھ کر دھوکہ کا شکار ہو جاتے ہیں، اسی بنا پر انھیں کامیاب تصور کرنے لگتے، دل میں اُن کی تعظیم رکھتے اور بہتر زندگی کا یہی معیار بنالیتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کا سائنسی ایجادات اور موجودہ ترقی سے پیچھے رہ جانے کو اسلام کی خامی سمجھا جاتا ہے، حالانکہ اس میں اسلام کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا قصور ہے کہ وہ کاہلی اور آرام طلبی کا شکار ہو گئے ہیں، اِسے اسلام کی طرف منسوب کرنا سراسر ظلم اور جہالت ہے۔

فلاح اور کامیاب زندگی کا معیار سائنسی ایجادات، حکومت وسلطنت، دنیوی جاہ وحشمت، مال واسباب اور ان چیزوں کے ساتھ مقابلہ بازی میں نہیں، اگر یہی بات ہوتی تو قرآن مجید دنیا کے امیر ترین انسان قارون اور اُس کے خزانوں کا تذکرہ بربادی اور ہلاکت کی صورت میں نہ کرتا۔

①......قارون اور اُس کے خزانے کا انجام:

قارون نے اپنے مال و دولت پر کبروغرور کے ساتھ دولت وحشمت کا خاص اہتمام بھی کیا۔تاکہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ایمان والے والوں کو مرعوب کرے، کیونکہ عوام کی اکثریت ایسے مظاہروں سے متاثر ہوتی ہے۔

﴿فَخَــرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِيْنَتِهٖ﴾ [القصص:79]

’’بس وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی جاہ وحشمت کے ساتھ نکلا۔‘‘

جب موسیٰ علیہ السلام نے نصیحت کرتے ہوئے زکوہ اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا تو مال ودولت کی کثرت اور جاہ و حشمت کی وجہ سے غرور اور تکبر میں مبتلا قارون نے کہا:

﴿قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ﴾ [القصص:78]

’’اس نے کہا مجھے تو یہ ایک علم کی بنا پر دیا گیا ہے، جو میرے پاس ہے۔‘‘

قارون کی ظاہری چمک دمک اور معیارِ زندگی کو دیکھ کر دنیا کی خواہش رکھنے والوں نے کہا:

﴿يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ﴾ [القصص:79]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اے کاش! ہمارے لیے اس جیسا (خزانہ) ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔‘‘

☆......اللہ تعالیٰ کو اس کی متکبرانہ چال اور مظاہرے پر ایسا غصہ آیا کہ اسے اور اس کے گھر کو جس میں اس کے اہل وعیال، نوکر چاکر اور خزانے تھے، سب کو زمین میں دھنسا دیا۔

﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ﴾ [القصص:80]

’’تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر نہ اس کے لیے کوئی جماعت تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ اپنا بچاؤ کرنے والوں سے تھا۔‘‘

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

’’ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔‘‘

صحيح البخاری:3485

②......کامیابی کا حقیقی معیار، حصولِ جنت:

آخری گھر یعنی جنت کے حقیقی وارث وہ لوگ ہیں جو تکبر اور سرکشی کی راہ پر نہیں چلتے اور فساد فی الارض کا ارتکاب نہیں کرتے، بلکہ ان دونوں کاموں کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔ اس سے پہلے آیات میں بتایا ہے کہ فرعون، قارون اور ان جیسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، جن کی زندگی سراسر علو اور فساد سے عبارت ہو۔

اللہ تعالیٰ کا تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص:83]

’’یہ آخری گھر، ہم اسے ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو نہ زمین میں کسی طرح اونچا ہونے کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ کسی فساد کا اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔‘‘

☆......سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ دینے کے لیے ہم میں کھڑے ہوئے۔ تو آپ نے کئی باتیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلٰی أَحَدٍ))

”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ عاجزی اختیار کرو، حتیٰ کہ کوئی شخص کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی پر سرکشی نہ کرے۔“

صحیح مسلم:2865

③......وقت کا فرعون اور اُس کا انجام:

جب فرعون ظلم، سرکشی، قتل وغارت اور تکبر میں حد سے تجاوز کر گیا، جب کہ اس کے سرداروں نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے، انھیں نبوت کا یقین ہوگیا، اس کے باوجود وہ ایمان نہ لائے، بلکہ مقابلے میں جادوگروں کو لا کھڑا کیا۔ پھر منہ کی کھانے پڑی، بطور نشانی فرعونیوں پر کتنے عذاب آئے۔

لیکن فرعون نے اپنی قوم کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مطمئن کرنے کے لیے کئی دلائل گھڑے اور تکبر کے ساتھ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے کہا:

﴿اَلَیْسَ لِی مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِی اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [الزخرف:51]

”کیا میرے پاس مصر کی بادشاہی نہیں ہے؟ اور یہ نہریں میرے تحت نہیں چل رہیں؟ تو کیا تم نہیں دیکھتے؟

☆......سب اختیار، حکومت اور کامیاب زندگی ہونے کے باوجود انھی نہروں اور سمندروں کا پانی اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے فرعون اور آلِ فرعون پر جاری کرتے ہوئے غرقِ آب کر دیا، عذاب کا کوڑا برسا دیا، یہی حال نافرمانوں کا ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۞ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:13]

”تو تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک تیرا رب یقیناً گھات میں ہے۔“

④......آلِ فرعون کے مؤمن کا کردار، کامیابی کی راہ:

فرعون کی قوم سے ایک مردِ مؤمن جس نے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا تھا، اپنی قوم کو دنیوی عذاب اور پھر اُخروی عذاب سے ڈراتے ہوئے کہا: کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرو گے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتا ہے اور تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔ پھر لوگوں کو دعوتِ حق دیتے ہوئے کہا:

﴿وَیٰقَوْمِ مَا لِی اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِی اِلَی النَّارِ﴾ [غافر:41]

”اور اے میری قوم! مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔“

......یہ ملک وسلطنت اور انقلابات کی بنا پر غلبہ واقتدار دائمی نہیں، بلکہ کفر وشرک اور ظلم وستم کی وجہ سے پہلی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اقوام کی طرح تم بھی اللہ کے عذاب کا نشانہ بن سکتے ہو۔اگر عذاب آ گیا تو اس سے کون بچائے گا ؟
﴿یٰقَوْمِ لَکُمُ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا﴾
[غافر:29]

’’اے میری قوم! آج تمھی کو بادشاہی حاصل ہے، کہ تم اس سرزمین میں غالب ہو، پھر اللہ کے عذاب سے کون ہماری مدد کرے گا، اگر وہ ہم پر آ گیا؟‘‘

......لیکن فرعون نے یہ سب سننے کے بعد تکبر اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی قوم کو مخاطب کیا:
﴿قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ﴾ [غافر:29]

’’فرعون نے کہا: میں تو تمھیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود رائے رکھتا ہوں اور میں تمھیں بھلائی کا راستہ ہی بتا رہا ہوں۔‘‘

......مرد مومن نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا: میں تمھیں جو راستہ بتاتا ہوں حقیقت میں صحیح راستہ وہی ہے، کیونکہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کا مطمح نظر اور تگ و دو صرف دنیا ہے، انہوں نے آخرت کی زندگی سے بالکل آنکھیں بند کر رکھی ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی معمولی سا فائدہ ہے:
﴿یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ [غافر:39]

’’اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو معمولی فائدے کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت، وہی رہنے کا گھر ہے۔‘‘

⑤......دنیا کے باغیچے اور آخرت کے باغات:

ہر دور میں کفار کے ڈھیرے کمزور مسلمانوں اور مالدار لوگ فقیروں کے مقابلے میں اپنے مال و دولت، جاہ وحشمت کینا پر غرور کرتے ہوئے انھیں حقیر سمجھتے اور ان کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ چیزیں فخر اور بڑے پن کا معیار نہیں، کیونکہ ایک لمحہ میں فقیر غنی ہوسکتا ہے اور غنی فقیر۔

☆......دنیا میں اگر کوئی چیز قابل فخر ہے تو وہ اللہ کی اطاعت اور اس کی عبادت ہے اور یہی ان فقیروں کو حاصل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکھف میں کافر و مومن کی ایک مثال بیان فرمائی کہ دو آدمی تھے، ان میں سے کافر کو اللہ تعالیٰ نے انگوروں کے دو باغ عطا فرمائے تھے، اُس نے فخر و تکبر کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا:
﴿اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا﴾ [الکھف:34]

’’میں تجھ سے مال میں زیادہ اور نفری (جتھہ) کے لحاظ سے زیادہ باعزت ہوں۔‘‘

......پھر فخر کے ساتھ مؤمن کو اپنے باغ میں لے گیا، کفر کرتے ہوئے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اب ہمیشہ رہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گا،لیکن مردِمؤمن نے سمجھاتے ہوئے کہا:

﴿وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الكهف:39]

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا: جو اللہ نے چاہا، کچھ قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔''

☆......اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنی یا کسی دوسرے کی کوئی چیز اچھی لگے تو اسے یہ کلمات کہنے چاہئیں:

﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الكهف:39]

☆......مردِمومن نے مال واسباب پر اترانے والے کو حقیقی کامیابی کا راز اور توحید کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

﴿لٰكِنَّاْ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا﴾ [الكهف:38]

''لیکن میں، تو وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

⑥......ہر مشکل کے بعد دو آسانیاں ہیں:

اللہ کی یہی سنت ہے کہ وہ مشکل کے بعد آسانی اور تکلیف کے بعد راحت لاتا ہے۔ آغازِ نبوت میں نبی کریم ﷺ کو بڑی تکلیفیں اٹھانا پڑیں، پھر حالات بہت بہتر ہوتے گئے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا شرح صدر فرما دیا، آپ کے دل پر جو بارِ گراں تھا اسے دور کر دیا اور آپ کا ذکر جمیل سارے عالم میں پھیلا دیا۔

☆......درج ذیل آیت میں اہل ایمان کے لیے ایک بشارت یہ ہے کہ مشکلات کے دن تھوڑے ہوتے ہیں، ہر مشکل کے ساتھ ہی آسانی شروع ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بشارت یہ ہے کہ ایک ایک مشکل کے ساتھ دو دو آسانیاں ہیں۔ کامیابی کے لیے مشکلات کوئی معنی نہیں رکھتیں، بلکہ مومن کو ہر حال میں صبر وشکر پر قانع رہنے کی تلقین ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ [الشرح:4، 5]

''پس بیشک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ بیشک اسی مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔''

اس آیت کی تفسیر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

((وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ))

''ایک مشکل دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی۔''

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے تصدیقاً اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

[اٰل عمران:200]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

[اسنادہ صحیح] المستدرك للحاكم: 2/329، ح:3176

⑦......مثبت سوچ اور احسن عمل اختیار کیجئے:

مثبت سوچ تعمیری عمل کی بنیاد اور منفی سوچ تخریب کاری کی اساس ہے، مثبت سوچ اچھے عمل کا پیش خیمہ اور منفی سوچ برے عمل کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے غیبت، چغل خوری اور وسوسہ سے بچنے کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ چیزیں منفی فکر کو جنم دیتی ہیں، اس کے برعکس اچھا گمان، مثبت رائے اور خیر خواہی پر مبنی گفتگو کا حکم دیا گیا ہے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي))

''میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں، جو وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

صحيح البخاری:7405

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

''کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔''

[صحيح] سنن الترمذی:2317

☆......نیک اعمال اور کامیاب لوگوں کے درجات کو پانے کے لیے حسن عمل اور جہد مسلسل ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [الزمر:55]

''اور اس سب سے اچھی بات کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔''

⑧......نیک اعمال کو خوب توجہ اور مکمل محنت سے کیجئے:

جب کسی کام کو کرنے میں انسان کی محنت، توجہ اور پوری قوت صرف ہوتی ہے تو اس کا پھل بھی ضرور ملتا ہے، کچھ اسی طرح سے نیکیوں کا معاملہ ہے کہ اللہ کریم اپنے بندے کے دلی جذبات، حالات اور حرکات کے مطابق ہی اجر و بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جس کے متعلق ایک مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى﴾ [النجم:40]

''اور یقیناً انسان کی کوشش جلد ہی اسے دکھائی جائے گی۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کو شروع کرتے تو خوب اچھے طریقے سے کرتے اوراس کام پر ہمیشگی اختیار فرماتے ، جس کے بارے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ))

''رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔''

صحيح مسلم:746

⑨......حقیقی خوشی اور عارضی خوشی:

انسان زندگی بھر کسی نہ کسی کام کی مشقت میں مبتلا رہ کر آخر کار اچھے یا برے اعمال لے کر اپنے رب کے حضور پیش ہونے والا ہے۔ ہر سانس موت سے قریب کر رہی ہے، یہاں تک کہ ایک دن موت آ جائے گی، اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملو گے، اس لیے عمل ایسا ہونا چاہیے جو رب العالمین کی ناراضگی سے بچائے ورنہ روزِ قیامت ہلاک مقدر ہو گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ [الانشقاق:6]

''اے انسان! بیشک تو مشقت کرتے کرتے اپنے رب کی طرف جانے والا ہے، سخت مشقت، پھر اس سے ملنے والا ہے۔''

......جس انسان کو اُس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اور حساب میں آسانی برتی گئی تو اُس کی خوشی کا عالم قرآن مجید نے یوں ذکر فرمایا:

﴿وَيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ [الانشقاق:9]

''اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش واپس آئے گا۔''

لیکن جس شخص کو نامہ اعمال پس پشت دیا گیا اور وہ کئی ہلاکتوں کو پکارے گا، بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۞ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾ [الانشقاق:15، 16]

''بلا شبہ وہ (دنیا) میں اپنے گھر میں خوش تھا، یقیناً اس نے سمجھا تھا کہ وہ کبھی (اپنے رب کی طرف) واپس نہیں لوٹے گا۔''

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ))

''قیامت کے دن اہل دوزخ سے وہ شخص لایا جائے گا جو دنیا داروں میں آسودہ حال اور خوش عیش تھا، سو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی دنیا میں آرام دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! کبھی نہیں اے میرے رب!''

((وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

''اور اہل جنت سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تکلیف میں رہا تھا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھ تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔''

صحيح مسلم:2807

خلاصہ جمعہ

بعنوان

کامیاب زندگی کا معیار...؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص:83]

تمہید

زندگی کا مقصد اور نصب العین انسانی سوچ کی عکاسی کرتا ہے، اسی سے انسان چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے۔ کائناتِ رنگ و بو میں اربوں مخلوقات ہیں، سب کسی خاص مقصد کے تحت معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنایا اور فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ لہٰذا اشرف المخلوق ہونے کے ناتے انسان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ کام بھی اشرف اور احسن ہی کرے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے کس چیز کو حقیقی کامیابی اور زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے:

﴿مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ﴾ [الانعام:16]

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ [اٰل عمران:185]

☆...... اپنے آپ سے پوچھیے! جس طرح ہم دنیوی کامیابی کے لیے محنت و مشقت کرتے ہیں کیا اِسی طرح آخرت کے لیے بھی تگ ودو کرتے ہیں؟ جس طرح دنیا میں کوئی کامیابی بغیر کوشش اور محنت کے حاصل نہیں ہوسکتی اسی طرح آخرت میں بھی نیک اعمال کیے بغیر کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ [العنکبوت:69]

☆...... کیا ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے اور جن لوگوں نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی میں گزار دی ہو! دونوں برابر تصور کیے جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۞ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ﴾ [القلم:35]

کامیاب زندگی کے اسباب

ذیل میں کامیاب زندگی کے حقیقی معیار اور اسباب کو ذکر کیا جاتا ہے:

①...... اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے شروع میں ہی کامیاب اور متقی لوگوں کی خوبیاں ذکر فرمائی ہیں، غیب پر ایمان رکھنے، نماز کی پابندی کرنے، اللہ کے دیئے میں سے خرچ کرنے، قرآن اور پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے اور آخرت کے دن پر یقین کرنے والوں کے متعلق کامیابی کی خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [البقرۃ:05]

②...... گناہوں سے توبہ، ایمان اور عمل صالح دراصل کامیابی کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ﴾ [القصص:67]

③...... کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر، فلاح دارین اور دلی سکون کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة:10]

④...... اپنے نفس کو درست عقیدہ اورعمدہ اخلاق سے مزین کرنا اور برے اخلاق سے بچانا، کامیابی کے لیے ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ❁ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ [الشمس:9، 10]

⑤......مال ودولت اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو خرچ کرنے سے کامیاب زندگی کی بشارت دی گئی ہے:

﴿وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [التغابن:16]

کامیاب زندگی کا حقیقی معیار

منافق اور کمزور ایمان والے مسلمان ،کفار ومشرکین کے پاس دنیوی آسائش، ظاہری چمک ودمک، بود وباش اور نعمتیں دیکھ کر دھوکہ کا شکار ہو جاتے ہیں، اسی بنا پر انھیں کامیاب تصور کرنے لگتے، دل میں اُن کی تعظیم رکھتے اور بہتر زندگی کا یہی معیار بنالیتے ہیں۔

فلاح اور کامیاب زندگی کا معیار سائنسی ایجادات، حکومت وسلطنت، دنیوی جاہ وحشمت، مال واسباب اور ان چیزوں کے ساتھ مقابلہ بازی میں نہیں، اگر یہی بات ہوتی تو قرآن مجید دنیا کے امیر ترین انسان قارون اور اُس کے خزانوں کا تذکرہ بربادی اور ہلاکت کی صورت میں نہ کرتا۔

①......قارون اور اُس کے خزانے کا انجام:

قارون نے اپنے مال و دولت پر کبروغرور کے ساتھ دولت وحشمت کا خاص اہتمام بھی کیا۔تا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ایمان وانے والوں کومرعوب کرے، کیونکہ عوام کی اکثریت ایسے مظاہروں سے متاثر ہوتی ہے۔

﴿فَخَـــرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ﴾ [القصص:79]

جب موسیٰ علیہ السلام نے نصیحت کرتے ہوئے زکوہ اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا تو مال ودولت کی کثرت اور جاہ و حشمت کی وجہ سے غروراورتکبر میں مبتلا قارون نے کہا:

﴿قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ﴾ [القصص:78]

قارون کی ظاہری چمک دمک اورمعیارِزندگی کو دیکھ کر دنیا کی خواہش رکھنے والوں نے کہا:

﴿يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ﴾ [القصص:79]

☆......اللہ تعالیٰ کواس کی متکبرانہ چال اورمظاہرے پر ایسا غصہ آیا کہ اسے اوراس کے گھر کوجس میں اس کے اہل وعیال،نوکر چاکراورخزانے تھے،سب کوزمین میں دھنسا دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ﴾ [القصص:80]

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الخُيَلاَءِ، خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ))

صحیح البخاری:3485

②......کامیابی کا حقیقی معیار، حصولِ جنت:

آخری گھر یعنی جنت کے حقیقی وارث وہ لوگ ہیں جو تکبر اور سرکشی کی راہ پر نہیں چلتے اور فساد فی الارض کا ارتکاب نہیں کرتے، بلکہ ان دونوں کاموں کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص:83]

☆......سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ دینے کے لیے ہم میں کھڑے ہوئے۔ تو آپ نے کئی باتیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ))

صحیح مسلم:2865

③......وقت کا فرعون اور اُس کا انجام:

فرعون نے اپنی قوم کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مطمئن کرنے کے لیے کئی دلائل گھڑے اور تکبر کے ساتھ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے کہا:

﴿اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [الزخرف:51]

☆......سب اختیار، حکومت اور کامیاب زندگی ہونے کے باوجود انھی نہروں اور سمندروں کا پانی اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے فرعوں اور آل فرعون پر جاری کرتے ہوئے غرقِ آب کر دیا، عذاب کا کوڑا برسا دیا، یہی حال نافرمانوں کا ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۞ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:13]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......اٰلِ فرعون کے مؤمن کا کردار، کامیابی کی راہ:

فرعون کی قوم سے ایک مردِ مؤمن جس نے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا تھا، اپنی قوم کو دنیوی عذاب اور پھر اُخروی عذاب سے ڈراتے ہوئے کہا: کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرو گے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتا ہے اور تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔ پھر لوگوں کو دعوتِ حق دیتے ہوئے کہا:

﴿وَیَاقَوْمِ مَا لِی اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجَاۃِ وَتَدْعُوْنَنِی اِلَی النَّارِ﴾ [غافر:41]

......یہ ملک وسلطنت اور انقلابات کی بناپر غلبہ واقتدار دائمی نہیں، بلکہ کفروشرک اور ظلم وستم کی وجہ سے پہلی اقوام کی طرح تم بھی اللہ کے عذاب کا نشانہ بن سکتے ہو۔ اگر عذاب آ گیا تو اس سے کون بچائے گا؟

﴿یَاقَوْمِ لَکُمُ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ظَاهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ یَّنصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَائَنَا﴾ [غافر:29]

......لیکن فرعون نے یہ سب سننے کے بعد تکبر اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی قوم کو مخاطب کیا:

﴿قَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِیْکُمْ اِلَّا مَا اَرٰی وَمَا اَهْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ﴾ [غافر:29]

......مردِ مومن نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا: میں تمہیں جو راستہ بتاتا ہوں حقیقت میں صحیح راستہ وہی ہے، کیونکہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کا مطمحِ نظر اور تگ و دو صرف دنیا ہے، انہوں نے آخرت کی زندگی سے بالکل آنکھیں بند کر رکھی ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی معمولی سا فائدہ ہے:

﴿یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَۃَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ [غافر:39]

⑤......دنیا کے باغیچے اور آخرت کے باغات:

دنیا میں اگر کوئی چیز قابلِ فخر ہے تو وہ اللہ کی اطاعت اور اس کی عبادت ہے اور یہی ان فقیروں کو حاصل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکھف میں کافر و مومن کی ایک مثال بیان فرمائی کہ دو آدمی تھے، ان میں سے کافر کو اللہ تعالیٰ نے انگوروں کے دو باغ عطا فرمائے تھے، اُس نے فخر وتکبر کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا:

﴿اَنَا اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا﴾ [الکھف:34]

......پھر فخر کے ساتھ مؤمن کو اپنے باغ میں لے گیا، کفر کرتے ہوئے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اب ہمیشہ رہے گا، لیکن مردِ مؤمن نے سمجھاتے ہوئے کہا:

﴿وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الکھف:39]

☆......اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنی یا کسی دوسرے کی کوئی چیز اچھی لگے تو اسے یہ کلمات کہنے چاہئیں:

﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الکھف:39]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......مردِ مومن نے مال واسباب پر اترانے والے کو حقیقی کامیابی کا راز اور توحید کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

﴿لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا﴾ [الكهف:38]

6......ہر مشکل کے بعد دو آسانیاں ہیں:

اللہ کی یہی سنت ہے کہ وہ مشکل کے بعد آسانی اور تکلیف کے بعد راحت لاتا ہے۔ آغازِ نبوت میں نبی کریم ﷺ کو بڑی تکلیفیں اٹھانا پڑیں، پھر حالات بہت بہتر ہوتے گئے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا شرح صدر فرما دیا، آپ کے دل پر جو بار گراں تھا اسے دور کر دیا اور آپ کا ذکرِ جمیل سارے عالم میں پھیلا دیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۞ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا﴾ [الشرح:4، 5]

''پس بیشک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ بیشک اسی مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔''

اس آیت کی تفسیر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

((وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ))

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے تصدیقاً اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

[اٰل عمران:200]

[اسناده صحيح] المستدرك للحاكم: 2/329، ح:3176

7......مثبت سوچ اور احسن عمل اختیار کیجئے:

مثبت سوچ تعمیری عمل کی بنیاد اور منفی سوچ تخریب کاری کی اساس ہے، مثبت سوچ اچھے عمل کا پیش خیمہ اور منفی سوچ برے عمل کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے غیبت، چغل خوری اور وسوسہ سے بچنے کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ چیزیں منفی فکر کو جنم دیتی ہیں، اس کے برعکس اچھا گمان، مثبت رائے اور خیر خواہی پر مبنی گفتگو کا حکم دیا گیا ہے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي))

صحيح البخاری:7405

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

[صحيح] سنن الترمذی:2317

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......نیک اعمال اور کامیاب لوگوں کے درجات کو پانے کے لیے حسن عمل اور جہد مسلسل ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [الزمر:55]

⑧......نیک اعمال کو خوب توجہ اور مکمل محنت سے کیجئے:

جب کسی کام کو کرنے میں انسان کی محنت، توجہ اور پوری قوت صرف ہوتی ہے تو اس کا پھل بھی ضرور ملتا ہے، کچھ اسی طرح سے نیکیوں کا معاملہ ہے کہ اللہ کریم اپنے بندے کے دلی جذبات، حالات اور حرکات کے مطابق ہی اجر و بدلہ عطا فرماتا ہے۔جس کے متعلق ایک مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى﴾ [النجم:40]

رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کو شروع کرتے تو خوب اچھے طریقے سے کرتے اور اس کام پر ہمیشگی اختیار فرماتے، جس کے بارے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ))

صحیح مسلم:746

⑨......حقیقی خوشی اور عارضی خوشی:

ہر سانس موت سے قریب کر رہی ہے، یہاں تک کہ ایک دن موت آ جائے گی، اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملو گے، اس لیے عمل ایسا ہونا چاہیے جو رب العالمین کی ناراضگی سے بچائے ورنہ روزِ قیامت ہلاک مقدر ہوگی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ [الانشقاق:6]

......جس انسان کو اُس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اور حساب میں آسانی برتی گئی تو اُس کی خوشی کا عالم قرآن مجید نے یوں ذکر فرمایا:

﴿وَيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ [الانشقاق:9]

لیکن جس شخص کو نامہ اعمال پس پشت دیا گیا اور وہ کئی ہلاکتوں کو پکارے گا، بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۞ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾ [الانشقاق:15، 16]

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

صحیح مسلم:2807

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009
03034125519

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312
03017138746

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com